







شاعری خبر و سیت از نغمہری



مطبوعہ شاہ الحدید سہیم پور

منتخب  
۴۴

۸۹۱۵۲۳۱۶

نش

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا  
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ  
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ  
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

## الماء عشق

<p>نامی را حس لذت و در دنیا کسفی کو در بھی ساتھ مستقبل کا آؤ اگوئی کو خزن خوف کرنا قانت کو شکر و صبر و امید جزا واصل کو بخودی دستی انا مسل کو در قرب اور فکر امت کا</p>	<p>از بهر جفا و نشئه ہوشربا جیون کو ذوقِ شہوت و رنج آذنی دوہر کی کماں پاس و تشویشِ فنا فاسق کو عیشِ غفلت و فرغ و دعا عاشق کو وجد و حال و اربابِ لقا کامل کو قربِ فرض و تسلیمِ رضا</p>	
---	---	--

<p>خاتم کو قرب قرب یا آواذنی إِنَّا آعْطَيْنَاكَی فَرَضَیْہِ ضِیَا شاطر کو گدیہ در آل عبا</p>	<p>مَا تَرَاعَ وَمَا طَغَىٰ نِیْجِہِ اَوْسَ کَا لَوْ کَا لَکَ کَا مَرْزُومَ وَمَا اَوْسَلْنَا اعجاز الہام کیا۔ دعاے زہرا</p>
<p>حق ہم حق بحق بحق کروا دا ایمانتند فارق مرتبہ ہا</p>	<p></p>
<p>در سنت حق لَنْ یَّجِدَ تَبْدِیْکَ اس نقطہ پہ ارتقا سے جب اپنی اندیشہ بنا بر اقی گردون پیا بر وقت رسول یہ بتانے آیا معقول ہے مرجو ہے بقا بعد فنا اور ڈالی سیاست و تمدن کی اب مرکب عقل تھک گیا خوب ہوا اور اپنی خودی کو مرکز شد دیکھا ہے قتل غلام گرچہ شینٹا نکرا مکشوف ہوا غطا تو مشہود ہوا</p>	<p>نقصین پی ہے دین حکمت کی بنا معراج و امانت کا سزاوار ہوا دل نے حق و یقین کو جانا مانا بیشل قوی علیم ہے ایک خدا اَنْتُمْ تُخْجَرُونَ مَا خَلَقْتُمْ عِبَادًا دوباد دل فکر مغفرت میں ڈوبا دل روف عشق پر قلم تک پہونچا جَفَّ الْقَلَمُ اَمِیْنُہُ لَاحَوْلَ نَمَا خضر اور وفا فعلتہ بھی ہے بجا معقول ہے خلق اور محسوس خدا</p>
<p>اشراف خاطر و کراست کے ہوا پایا واصل نے عیش سرمد آہا</p>	<p></p>
<p>الہام عشق رمضان المبارک کی کیسویں کا فیض ہے شعر بھی کیس ہی ہیں۔ اندازہ کرو کہ باب العلم کی غلامی نے شاطر کو کہاں سے کہاں پہونچا دیا ہے</p>	

# سیاحیات

## نعت

ایوب بھی یحییٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی	داؤد و سلیمان بھی ہے اور موسیٰ
اللہ کا مظہر اتم ہے یعنی	اضداد کا جامع ہے نبی اُمی
سمجھو اگر اخلاق کو جبریم فلکی	مرکز محور مدار سب کچھ ہے وہی

تاریخ میں بھی ثبت ہے سیرت اُسکی

آنسبہ مریمی و روح قدسی	تشکیل بشری اور خواص ملکی
نرغ شیطان سے فطرۃ تھا جو بری	تھی غیرت سن رشد جس کی طفلی
دم جس کا تھامی لمس جس کا شافی	شاہوں کا فخر ہے غلامی جس کی

تھا حضرت خاتم کا مبشر وہ بھی

وہ ملک کا ترک جستجو وہ حق کی	شہوات گشتی کی وہ سبق آموزی
بدھ پا نہ سکا حقیقت درویشی	ترک خواہش کہان کہان ترک خدی
وہ تاسیس خلافت ربانی	وہ ترک کا ترک وہ عرب کی شاہی

الفقر اذا تہمہ ہوا اللہ ہے یہی

## خامسیات بہ ترتیب مضامین حروف تہجی

اللہ کا ایک تو ہے مظہر پورا	یعنی وحدت میں ہے یقین تیرا
جتنے ہیں کہاں سب میں تو ہے یکتا	ایسا کوئی محبوب نہ ہو گا نہ ہوا

تو جان ہے۔ ایمان ہے تیری ہی دلا

وہ چھا کے حرا سے دین کامل لانا	وہ حکمت و فقہ کے بہانہ دیریا
وہ قیصر و کسریٰ کو دکھانا نیچا	کیا جانے کوئی بیتیم اُمّی کیا تھا

جانِ عالم یہ جانِ شاعر ہے خدا

وہ ناقہ سوار تو برحق سزا پایا	وہ چادر لال وہ عمامہ کالا
وہ لاتشریب اور وہ شکرِ خدا	ایسا فاتح کبھی کسی نے دیکھا

لے تیرا امین تجھے مبارک بٹھا !

تھے بزمِ مین عاشقانِ ادیانِ شیر	تقریر تھی شمع اور منطقِ گلگیر
اور رون کے اساطیر تھے کل بے تاثیر	مسلم ہی کے پاس تھی دکھا دی تصویر

بول اٹھی وہ عالم کو کر دنگی سخنیر

مومن کی نظر میں آخری ہے وہ نبیؐ	اور منظرِ کامل ہے بقولِ صوفی
کہنا پڑا اس قدر تو دہری کو بھی	ممکن ہے کہ ارتقا کا خاتم ہو وہی

کیا شان ہے اللہ سے نبیؐ اُمّی !

## منقبت

مشرّبِ مرا توحید ہے مذہبِ اسلام	محرمِ مرشد ہے اور نعمانِ امام
فاروقی و قادری و حشّتی ہوں میں	اور خواجہ نقشبند کا بھی ہوں غلام

کر دے گا وہ دل یہ نقشِ اللہ کا نام

دیکھا رومی کا حال و قالِ عرفانؒ	یونانی ! اب بتا کہ کیا ہے انسان
---------------------------------	---------------------------------



ناتق فصل قریب ہے یا عاشق	لے تیرا سفسطہ بھی گم صم ہے یہاں
کیا صاف ہے آیت امانت کا بیان	

### مدح

د آرائی و قیصری و خاقانی کا	تیرے ہی سر ہے آج شام سہرا
گھر والوں کا ذکر کیا ہیں وہ پوشیدہ	باہر والوں کا بھی نہیں ہے کھٹکا
شاہوں میں ہے اقبال کا تیرے چرچا	

عارف تھا بڑا عجیب دل پایا تھا	ہیں طرز میں اسکی خاص دامن کیا گیا
جب تیرا دیوان پڑھا اکبر کا	آیا بے اختیار جی میں آیا
یہ ہو تو ہو دینی شاطر کی دوا	

### منققات

افعال کی توحید ہے دل کا ماویٰ	قربانی نفس ہے تقاضا جس کا
گر شمر نہ ہو پھر یہ کس مرض کی ہیں	صبر و شکر و عادتِ ید و رضا
ملتی ہے کسے نجات بید کے سوا	

### ریاحیات یہ التزام چہاں قافیہ

### حمد

دنیا خانی ہے ملک دولت خانی	اور ساری لذتیں میں اس کی آنی
----------------------------	------------------------------

ڈیڑا رس ے کسی کے دل کو الفت کس کی	میرے باقی ہے کون تیرا اثنانی
-----------------------------------	------------------------------

### حمد و نعت

مکمل سے مستمع ہے واجب کی شننا	عقل اول نے صاعرفناک کہا
اور اک عقل سے ہے خود وہ بالا	بجوح کا قد دوس کا پھر کیا کتنا

### نعت

بسمل سارگ جان کو ترپتے پایا	جب دل سے کبھی نام محمد کا لیا
پتھر کے دلون کو بھی اچھلتے دیکھا	تریتل سے جب کتاب امتی کو پڑھا

دینِ فطرت کی ہر جگہ ہے شہرت	باقی ہے خلافت و کتاب و سنت
ہوتی جاتی ہے کم زمین کی وسعت	دنیا کونٹے نبی کی اب کیا حاجت

اب کس لئے آئینا کوئی پیغمبر	امتی سارے علوم کا ہے مصدر
تجمل الفت کا قلبِ عارف ہے ثمر	نو شاہ سے چھپ سیکھا کیا اسکندر

تفسیر ہے کن کی ارتقا کا دفتر	سب اکمل ہے آخری پیغمبر
اب کیا ہو گی ضیاء انجم رہبر	مغرب کھول انکھ یہ ہے ہر خاور

اعجاز سے کہتے ہیں کہ سب ہیں حیران	امتی لائے کتاب وہ بھی فرقان
-----------------------------------	-----------------------------

کیا خوب کرے زیر و زبر نظمِ جہان	عبداللہ کا یتیم اللہ کی شان!
کس کے عشاق تھے زیادہ سب سے	اور سب بڑے ہیں کارنامے کس کے
سنئے ہیں کہ یورپ میں موخ ہیں بڑے	انصاف سے کوئی تو جواب اس کا دے
دہری ہوں حق پرست مشرک صوفی	ڈاکو کشورستان ہوں جاہل مفتی
دنیا نے کبھی ایسی ترقی دیکھی؟	اللہ کی قدرت تھا عرب کا اتنی

### نعت و منقبت

یعقوب تھے مائلِ حالِ محبوب	موسیٰ تھے قائلِ جلالِ محبوب
غوث الاعظمؒ میں ہے کمالِ محبوب	لاریب ہے وہ وارثِ حالِ محبوب
وہ انگ کا واقعہ وہ زاری بے حد	وہ وحی وہ زورِ حق حمیرا کی وہ کد
ہے عصمتِ صدیقہ کی قرآنِ سند	حائِ نطق کا ظہور ہے لا اِخمد
زن ہو یا مرد ہے خدا کا منظر	تکمیلِ طلب تھی فطرتِ نوعِ بشر
تھا نقشِ اولین پسر اور مادر	اور نقشِ آخرین پدر اور دختر
ہے جدِ مرافاروقِ پیبر کا وزیر	اور میرا پیغمبر رسولون کا امیر

سردار سب اولیا کا ہے میرا پیر  
اللہ رے مین واہ رے میری تقدیر

ابراہیم اور انکے بیٹے پوتے  
یہ بھی مین پانچ جن کے رتبے مین بڑے  
وارث نہیں گر نچین پاک ان کے  
ابراہیمی درود کے کیا معنی

جب بڑھ گئی حد سے شکر کن کی سختی  
محبوب خدا نے نیت ہجرت کی  
عشاق کو اظہار وفا کی سو جھی  
ہمراہ خلیفہ تھا کچھونے پہ وصی

امتی عرب فداہ امتی وابی  
دنیا ہو اور کتاب محفوظ اس کی  
غزالی و ابن عربی درومی  
یہ بھی تھے کا سہ لیس شیر امتی

### منقبت

ہے فاتح باب جذب ختم الخلفا  
صدیقہ ہے صدیقہ بتوں زہرا  
دونوں ہیں حبیب خاص محبوب خدا  
ان کے گھر سے بلا جسے عشق بلا

تو افسر اولیا ہے محبوب خدا  
اے نور نبی مقام تیرا ہے انا  
ہوتا ہے ولی وہی بقول عرفا  
جو کچھ مین علی مین یا نبی میں ہو فنا

انس و ملک و جن کا وہاں پھیرا  
اجیر کا دربار ہے کیا کام روا

مٹی میں ہے رب عالمین کا جلو	مقتا طیسِ قلوب ہے تربت کیا
سائل ترے دروازے میں شاہ و گدا	اے ہند کے پیرے ہمارے داتا
مٹ کر لاتا ہے رنگ عاشق کیا کیا	اجمیر کو جا کر کوئی دیکھے تو زرا
کچھ دور نہیں بنے اگر مس سونا	کیون منکر قلب ماسیت ہیں حکم
مٹی کو اس سے نور بنتے دیکھا	غزالی کی کیمیا ہے اعجازِ ناما
مرسم وہ لعابِ دہن پیغمبر	وہ پاؤں کے چھالے وہ مدینہ کا سفر
زیرِ کفِ پائے شاہ شاطر کا سر	اللہ کرے کہ خواب میں آئے نظر
یہ زور یہ شان تجھ میں کیوں آفر	یہ ناز یہ فخر یہ تختِ شاطر
کیا تیرا خدا ند ہے شاہِ قادِر	بے برگ و نوا ائی تو ہے تیری ظاہر
دونوں کی جہارت ہے سراپا اچھا	دونوں پہ پستاد و ولایت کو ہے ناز
ادربلی بی تیس روز پڑھتی ہے نماز	شوہر پہ ہے ہر وقت درِ مسجد باز
اجداد بھی اولاد بھی خود بھی ہے امام	فرزندِ رسول جعفر صادق نام
عرشِ عرفان و فقہ ہے اُس کا مقام	ہے مرشد و استادِ مشاہیرِ کرام

۱۰۰ اے وارثِ احوالِ رسولِ اکرمؐ تاثير و عددِ مینِ برابرِ باہم	۱۰۰ محبوبِ خداستے حسنِ قدم پھر نامِ ترا کیوں نہ ہو اسمِ اعظم
۱۰۱ اے شیخِ رفاعی ترا ارفع ہے مقام حیران ہیں کیا کیا حکما کے او نام	۱۰۱ تو بھی ہے دلیلِ زندگیِ اسلام کرتے ہیں تیرے نامِ لیوا وہ کام
۱۰۲ اشعارِ مینِ حافظؒ کے سہرا سرا لہام ردی کی بانسری کھینچا کے مقام	۱۰۲ مینِ حضرتِ عشق کے وہ گویا پیغام صوفی کی شراب اور مجشید کے جام
۱۰۳ تھا ریب و ریا سے پاک جس کا ایمان ڈالا گیا جس کے صدر مینِ بتر نہان	۱۰۳ کوئین کے والی پہ تھے جس کے احسان ہے اسپہِ خلافتِ پیغمبرِ نازان
۱۰۴ وہ شایحِ اولِ رموزِ عرفان وہ جذبِ وہ حال اور وہ زورِ بیان	۱۰۴ وہ کاشفِ اسرارِ حدیث و قرآن اسلام ہے ابنِ عربی پر نازان
۱۰۵ حکمت کی ترقی سے یہ ہوتا ہے عیان سب لائینگے تیری ثنوی پر ایمان	۱۰۵ یو روپ و امر کیہ و چین و جاپان اتنی کی کتاب جس کی ہے روحِ روان
۱۰۶ وہ زورِ یدِ الہی و خیرِ بشرِ کنی	۱۰۶ وہ شانِ ابوترابی و مردہ و شعی

صدیق، دلی شہید، مادی، ہمدی،	و اللہ کہ منظر العجائب ہے علیؑ
-----------------------------	--------------------------------

جس وقت خلافت پہ مصیبت آئی	اسلام کے تھے وکیل سبطین نبیؑ
ملک ایک نے قربان کیا جان ایک دی	ہے بار امانت سے خلافت ناشی

علامہ مجتہد حکیم صوفی،	روشن دل و مستجاب دعوت و ولی
آئینہ صورت و دل و جان نبیؑ	یعنی مادی مرا حسینؑ ہمدی

### منقبت و مدح

سلطان علوم پاکلی مین تھا سوار	شاہ مدراس بن گیا آپ کہا ر
دو دن کیا کھے اسی سے ہوگا اظہار	مشتے باشد نمونہ از خرد ا ر

### مدح

پروانہ و غدلیب و کبک و حربا	شیعہ و کل و نیرین کے ہیں شیدا
جوان ہیں حسن کو بھلا جانین کیا	آنکھوں میں حسینؑ کی ہے تیرا چہرا

بیر شتر و عالم و حکیم دانا	ہونگے اوصاف ادربھی انکے سوا
لیکن عشق نبیؑ اتنی انجدا	اقبال کو تو نے آکے اقبال کیا

کس کی مامن بھین ہے تیری سرکار؟  
فرق اقبال کیوں نہ ہو تجھ پر نثار؟

دور بار بھین ہے کس پہ تیرا دربار؟  
ہے آج خلیفہ بھی تیرا منصب دار؟

سلطان علوم ظل ربّ سلام  
سینام ملاؤ ہندو محبوب انام

دارای دکن امیر اہل اسلام  
شاہ عثمان ہے ملک و ملت کا نظام

### منصرفات

اسلام نے شرک جہان سے کھو یا  
خارق کیا چیرے میں اس سوچ میں تھا

اب رسم کی طور پر ہے بت کی پوجا  
آواز سرودش آئی کرما کرما

ستر صوفی کی جستجو ہے حبیب  
جبری سے پوچھ اس کو کیا خاک بلا

نرا ہد پر دانگی لگس کو ہے بلا  
بیدل ہی کے سر کو اس ہے یہ سودا

جسیر موصّل اجل کو ہے وہ پاتا  
امید اوسکی ہے روز افزون بخدا

یہہ مادہ لذات سے ہے گھبراتا  
ہر آن ہے اس کا خوف بڑھتا جاتا

رسم و حدود دنیا پہ بہت غور کیا  
دنیا کی حقیقت کو مگر پا نہ سکا

رومی و غزالی کی کتابوں کو پڑھا  
الکشن ہی نے یہہ معما کھولا



کیا ہے جسم و خیال؟ صورت صورت محور دنیا کا کیا ہے؟ غفلت غفلت	لازم عرض انکا کیا ہے؟ حرکت حرکت ہے دین کا کیا مدار؟ الفت الفت
--	--

۱۵۵ اک بحر میں اشعار ہیں دفتر دفتر کھل جائیگا اس مثال سے سرتاسر	جن میں ہیں گل مراتبِ خیر و شر ہے وحدت و کثرت میں تعلق کیونکر
---	---

۱۵۶ ہے نفس کا ادعا سے توحید غرور کب تھا وہ ایاز کی پریشانی سے نفور	یہ بندہ زر ہے اور وہ عابدِ حور محمود اگر چہ بت شکن ہے مشہور
--	--

۱۵۷ کیونکر جین زسیت ہو گئی ہے دو بھر جینے میں قلق ہے اور مرنے میں خطر	کیا موت کو چاہیں کہ گناہوں کا ہے ڈر رحمت رحمت کا ورد ہے شام و سحر
---	--

۱۵۸ قول و عمل و جذبہ و اخلاق و خیال حبِ جانِ جہان ہے گر حسن و کمال	ہیں حضرتِ عشق کے یہ سار اشکال سودا جان و جہان کا ہے قیج و زوال
--	---

۱۵۹ ہے فنِ نجوم میں برہن کمال اضداد کا اجتماع خود ہے باطل	کر ما و تناسخ کا بھی ہے وہ قائل تاویلاتِ ضعیف سے کیا حاصل
---	--

۱۶۰ یورپ و الوہیت ہر اسان ہم ہیں	در ماندہ حادثاتِ دوران ہم ہیں
-------------------------------------	-------------------------------

دل ول کی جگہ نہیں پریشان ہم میں	اے چرخ رہے یاد مسلمان ہم میں
دنیا میں ہیں ہم عصمتِ مریم کے گواہ	اور آپ کو بھی مانتے ہیں روح اللہ
پھر کیوں یورپ کی پھر گئی ہم سے نگاہ	عیسیٰ کیے تو کچھ ہمارا ہے گناہ
جیتا ہے جو مرنے کو بدھی ہے وہ بدھی	جینے پہ جو مڑتا ہے وہی ہے دہری
مرنے کا نہ غم اُسے نہ جینے کی خوشی	مردہ بھی ہے زندہ بھی ہے شاطر صوفی
محروم ہے دو جہان کی لذت بدھی	دہری کو ہے دودن کی غم آئین خوشی
زاہد کو ہے اسیدِ نعیم ابدی	ہر حال میں ست ہے گمن ہے صوفی
<b>نعت منقبت (بے التزام چہار قافیہ)</b>	
میت کو زمین پسیر کرتے دیکھا	شیطان کو انسان سے ڈرتے دیکھا
دیکھا شوقِ القم زمانے میں ترے	سورج کو بھی ڈوب کر او بھرتے دیکھا
ہے نزع میں باپ۔ پاس گریبان دختر	دیتا ہے اسیکو اسکے مرنے کی خبر
کس شان کے بندے ہیں کہ دونوں خوش ہیں	رحمت ہو خدا کی تا ابد دونوں پر
کیا ہے اسلام عاشقی، قربانی	جس کا سہرا ہے اور سرِ ابراہیم

رباعی نمبر ۶۶ ہے بعد ۱۱۱ سے ۱۱۲ تک پر ہیں (دو وزن و غزل)

۱۰۱	اکی ابنِ ذبیحین نے تکمیل اسکی	تیرے سر کی قسم ہے اے فوجِ عظیم
۱۰۲	جینے مرنے سے جس کے کچھ نفع نہیں اے زندگی احمدِ دلے مرگِ حسینؑ	انسان ایسا کسی نے دیکھا ہے کہیں فیضِ محی و میت کا ست ہو تمہیں
۱۰۳	ہے وارثِ انبیاء رسول و جہان ہیں ان کے کمالات کے وارثِ سبطینؑ	اس کے وارثِ بتوں و شاہِ مردانؑ وارثِ ان کا ہے شیخِ جن انسان
۱۰۴	اے عاشق و معشوقِ خداے کونین عنوتِ الاِ عظم ہے فردِ معشوقِ تون میں	وارثِ ہن ترے حال کے دو نورِ عین عشاق کے کاروان کا سالارِ حسینؑ
۱۰۵	تھے اہلِ عرب زبان پہ کیا کیا مازان پھر اس کے خلف نے بھی دکھایا اعجاز	کی ایک اُمّی نے بندانِ سب کی زبان پھر اک عجیب سے دب گئے اہلِ لسان
۱۰۶	اے بوالا روحِ اے نبیؑ اُمّی تھا مسجدِ اقصیٰ میں یہ وردِ جبریلؑ	جاری ہے تیرا فیضِ حلی فیضِ خفی تو اور ہے اے صاحبِ قرآنِ علیؑ
۱۰۷	نجران سے وفدے کے راہب آئے چرخِ چارم سے بولے یوں روحِ نثر	ٹھہرائی مباہلہ کی روحِ الحقی نے نادانو مباہلہ اور ان پانچوں سے

اللہ رے فیضانِ نبی اُمّی ہے سارے تصانیف پر وہ سایہ فگن	چھوڑا قرآن صامت اور ناطق بھی اور تحت قدم اسکے مین جتنے ہیں لی
---	--

نسلِ اسحاق مین بہت سے ہیں نبی اولادِ حسین ہی مین ہیں جملہ امام	اسماعیلی ہے اک نبی عربی قطب الاقطاب ایک نو ہے حسنی
---	---

**منتخب**

اللہ کا شیر اور وصی احمد کا خیبر کی وہ فتح یہ مین کی تسخیر	معصومہ کا زوج مومنوں کا مولا خالد کس کو نہیں علی پر غبطہ ؟
---	---

قدرت مین خدا کی نہیں ایسا جوڑا بی بی کو ملی ہے انبیا کی عصمت	انکی اولاد کیوں نہ ہو نورِ ہدا شوہر وارث شجاعت و حکمت کا
---	---

بے عیب تھا بے واغ تھا بے کینہ تھا سینہ سے لگایا تھا نبی نے جسکو	سینہ نہیں نور کا وہ آئینہ تھا سن لے نادان عمر کا وہ سینہ تھا
--	---

فارس والے کا جب ستارہ چمکا ہے شامل اہل بیت اللہ رے وہ	دینِ بیضا سے بن گیا نورِ ہدا اور مرشد امام جعفر صادق کا
--	--

آئینہ علم و فیض مرشد میرا ہنام خلف بھی ہے خلیفہ بھی ہے	ہے وارثِ حالِ خامس آلِ عبا تفسیرِ حسینی کا ورق ہے گویا
---	---

<p>کشف اسرار دین پہ مامور جو تھا بے حجت بالغہ نہیں یہہ دعویٰ</p>	<p>۴۴۳ اقیلم ہند دین ہے وہ بے ہمتا زیبا ہے اُسے چکر امت کا لقب</p>
<p>صورت حبشی کی ہے ملائک کے صفات اور پھر وہ احد کا ذکر اللہ سے ثبات</p>	<p>۴۴۴ خلقات ہے جسم اور دل آپ جیتا تپتی ہوئی ریت پر وہ دن بھر جلنا</p>
<p>تن من و صحن جس کا تھا پیہر بہ نثار جب اس نے کیا بتول سے استغفار</p>	<p>۴۴۵ وہ مومنِ ادل اور وہ مونسِ غار دی روح نبیؐ اُسکے اخلاص کی داد</p>
<p>بد فونِ روضہ پیر ہے عمر شانِ ختمِ رسل کا منظر ہے عمر</p>	<p>۴۴۶ مقتولِ خنجر سنگم ہے عمر ارضِ موعود فتح کر لی اس نے</p>
<p>عقلِ ملک و جن بشر ہے حائر مین ہون مین ہون کہاں کے بعد القاد</p>	<p>۴۴۷ اللہؐ سے جلال اور جمال باہر کہتا ہے یہی اچھی احمد بھی</p>
<p>اور ہے اس کیمیا کا کس درجہ اثر نہ چرخ و عقولِ عشرت ہی میں تشدر</p>	<p>۴۴۸ ہے قابلِ عشق کس قدر قلبِ بشر نادیدہ عاشقِ قرن کو دیکھو</p>
<p>سلطانِ عشق کی وہ گویا تصویر اللہؐ سے جلالِ پوسٹین پوشِ فقیر</p>	<p>۴۴۹ وہ صاحبِ قربِ خاصِ لبظام کا پیر حیرانِ بین ابوترابِ بخشش کیا کیا</p>

<p>رکھنا وہ لگائے دل سے علین پاک بحرین علم و عشق دیک کو زہ خاک</p>	<p>کعبہ بین وہ قرآن کا پڑھنا بے باک وہ فقہ و حدیث میں خدا داد کمال</p>
<p>زہرا و علی بڑھا گئے اور اکرام پیدا ہوا چو میسین کو ان کا غلام</p>	<p>۵۹۱ سرتاج شہور خود ہی تھا ماہ صیام بست و یکم و سوم کو جن کا ہوا وصل</p>
<p>پانی تھی جس نے خضر سے بھی تعلیم کیا کیا ہیجان میں اتنے میں عظم ریم</p>	<p>۵۹۲ وہ صوفی با صفا وہ گنج کا حکیم میدان و غامین پھونکتا ہے جب صور</p>
<p>نورین حقوق پر ہیں اسکے بُرہان تم دونوں جانتے ہو کیا تھا عثمان</p>	<p>۵۹۳ ہے اس کا کارنامہ نشر قرآن لے صلح حدیبیہ لے جنگ تبوک</p>
<p>تجھ پر سے دل و دماغ شاطر قربان دی شعر کو جان فلسفہ کو ایمان</p>	<p>۵۹۴ اے وادئی طیف کعبہ عشق و عرفان دونوں کو کیا سے کیا بنایا تو نے</p>
<p>مرتاض دلی کامل و قطب زمان کس درجہ وہ سادات کا تھا مرتبہ ان</p>	<p>۵۹۵ عالم عابد کریم عادل سلطان زیبا ہے لقب خلیفہ پنجم کا</p>
<p>انوار نبوت کا ہے وہ آئینہ لوح محفوظ ہے علی کا سینہ</p>	<p>۵۹۶ قرآن کے اسرار کا ہے گنجینہ کہتے ہیں اُسے مدینہ علم کا باب</p>

<p>میرے خواجہ کے نعرے وہ مستانہ اجمیر ہے یا پریم کا بُت خانہ</p>	<p>وہ رقص وہ وجد و حال بیتابانہ وہ نئی کے زور اور وہ نئے کے شور</p>
<p>عالی ہے ترا مقام اور نام علیؑ سارے صدیق سب شہید اور ولیؑ</p>	<p>۱۹۹ اے مرکزِ علم و عمل و عشقِ نبیؐ ایمان و جان و دل سمجھتے ہیں تجھے</p>
<p>اس شاہِ مین کس بات کی تھی تذکرہ صدیق تھا صدیق تھا صدیق علیؑ</p>	<p>۲۰۰ خاتم ہو خلافت کا مشیتِ بیہ تھی فاروق تھا فاروق تھا فاروق تھا</p>
<p>مین پائے بگل ہون بو تراب اُدِ دکن وہ نیم شبی نالے وہ غری غیری</p>	<p>۲۰۱ ہے فقر کے آسمان پر تیری کرسی شرماتے تھے نوریوں کو ٹرپاتے تھے</p>
<p>اسلام نے جس سے شانِ شوکت پائی ہے صہرِ رسول اور دامادِ علیؑ</p>	<p>۲۰۲ جس کے ایمان کے تھے مشاقِ نبیؐ مُنکر سن رکھیں وہ کوئی اور نہیں</p>
<p>اسلام کی تائید کو شیر آتا ہے یوہو سہرکش کو کر کے زیر آتا ہے</p>	<p>۲۰۳ کس شان سے مکہ کا دیر آتا ہے جبریلؑ نے دی خانہ ارقم سے ندا</p>
<p>ہے ہمسرِ معجزہ کرامتِ تیری ظاہر ہے ترے نام سے قدرتِ تیری</p>	<p>۲۰۴ ہمد و شہادت ہے ولایتِ تیری اللہ کے ملک پر ہے قبضہِ تیرا</p>

قبرِ امرا خربے سلامی تیری	اپنے آقا سے کرسفارش میری
کر عرض کہ شاطر رہے کبتک محروم	دیدار سے اسکے آپ جسک ہیں وصی

## منتخب مدح

۴۱

الفاظ کی بندش و فصاحت دیکھو	مضمون کی جدت و بلاغت دیکھو
ہے سہل متنوع کلام اکبر	محبوبِ الہی کی کرامت دیکھو

مدح

۴۲

بخت اسکا منور رہے شکلِ خورشید	عالم میں مغرر ہو یہ مثلِ جمشید
اس پر ہے رحمتِ رسولِ انور	اے عرشِ عظیم والے اے ربِّ مجید

۴۳

ہمدردی ملکِ ملت اسکا ہتاشعار	سیدِ مروجہ پہ ہے قومِ نثار
شیعِ اسلام کا وہ پروانہ تھا	ہوتے اے کاش ایسے کا فرد و چار

۴۴

وہ جدتِ الفاظ و معانی کی بہار	تخیلِ غریب کا وہ پھولا گلزار
وہ نظم و نثرِ فارسی و اردو	وہ سب سے الگ روشِ نادرا و کار

۴۵

رنگینیِ مضمون ہے کہ جنت کی بہار	اشعارِ روانی میں ہیں سیلِ کسار
الفاظ عجیب ٹھاٹھ کے ہیں لیکن	گفتار ہے طوطی کی نہیں صوتِ ہزار

۴۶

مددِ اس میں اپنا خاندان ہے ممتاز	تجھ پر ہے اسے اور نہ ہو کیونکر ناز
----------------------------------	------------------------------------



جبت تک تو چاہے زندہ رکھے تجھے حق	ہو صحت جسمانی و قلبی و مساز
مسلم کو وہ دیتا ہے رجا کی تعلیم اللہ اشد رے ظہور رحمت رتِ حسیم	ساتھ اس کے ہے اسرار قدر کی تقسیم گنج غیبی ہے دست عثمان کریم
تھا بار امانت اور بار عصیان اے چرخ خمیدہ پشت شاطر کو دیکھ	نواب کا بھی سر پہ ٹھایا احسان ہین اک کفِ خاک پر کئی کوہِ گران
میر و سودا و درد و داغ و مومن ہر ایک کا رنگ ہے جدا و صغاک جدا	نظم و شوق و امیر و شاد و محسن کس جوہر پر بہنیں ہے نازان معون
اسکی زبان صاف شیریں پیاری اڑتے ہیں جگر سے خون کے فولے	یا نہ یوں بہشت میں ہی جاری الفاظ بزرگِ نیشتر ہین کاری
کیسی تندی ہے اور کیسی تیزی اعصاب میں بجلیوں کو دوڑاتا ہے	کیسی سستی ہے اور کیسی گرمی کرتا ہے جگر کیاب جامِ عونی
اگلے ہین دہن سے لعل کیسے کیسے کیا شوکتِ الفاظ ہے کیا زورِ بیان	تشبیہیں نئی ہین استعارات نئے لیکن لکے تہنیں جگر پر چر کے
دور حاضر میں کیوں نہ ہوا ثانی	فخر رازی ہے شبلی نعمانی

تاریخ کو فلسفہ بنا کر چھوڑا! پیدائش کے وہ دلائل برہانی  
منتصرات

دیکھو فیضِ علامی آلِ عبا کیا خلعتِ نور وہن نے ہے پایا  
ادام سے پاک ہیں مضامین شاطر اہام ہے اتفاق ہے تجنیل کیسا \*

## رباعیات بے التزام حیا رقیفہ حمد و نعت و منقبت

زیبا ہے فقط ربِّ محمد کو سجد اور جدِّ حسین کو مقام محمود  
بین خیر امم ہی کے لئے اے شاطر اسرار وجود اور انوارِ شہود

ہے رب میرا رحمن حکیم اور قدیر رحمت ہے مرا نبی شفیع اور بشیر  
کہتا ہے جو لا تحف غلام اسکا ہوں کیا ڈر ہے بیشتر بھی ہوں میں ای تقدیر

بین شاید علم وجود ربِّ کونین عالم اور حضرت رسولِ اثنین  
بین ختم نبوت یہ بھی شاطر دو گواہ قرآن حکیم و سہر تسلیم حسین

کیا ہو سکے حمد و نعت اللہ و نبی وہ ربِّ محمد ہے یہہ مولائے علیؑ  
ہے کون علیؑ زوجِ بتول اور بتول سبطین کی مان ہے جو ہیں نوادہ

نعت

\* ربی بمنہ ملک بعد اس سے اختتام پزیر

<p>۵۱۲۳ ای رحمت حق ظہور تیرا جو ہوا توحید کی تہذیب کی تکمیل ہوئی</p>	<p>۵۱۲۳ قائم ہوئی دنیا میں اخوت کی بنا تو محسن کل ختمِ رسل ہے بخدا</p>
<p>۵۱۲۴ امی عرب نور کا تو ہے پتلا کا نون نے دماغوں کو کیا اُسکا طبع</p>	<p>۵۱۲۴ وہ تیری کتاب وہ کتابی چہرا آنکھوں نے کیا دلوں کو اسکا شبہ</p>
<p>۵۱۲۵ اے ذرہ طور ارتقاءِ خلقت تاریخ کا فتویٰ ہے کہ تو خاتم ہے</p>	<p>۵۱۲۵ آئینہ لولاک ہے تیری سیرت یعنی فصلِ عبث ہے ننگِ فطرت</p>
<p>۵۱۲۶ سمجھے امی کو سنکے قرآن شاعر مجنون کہا شعب سے نکلے جو رسول</p>	<p>۵۱۲۶ دیکھا شق القمر تو جانا ساحر کیا عقل کے دشمن تھے عرب کے کافر</p>
<p>۵۱۲۷ تاحشر رہے پیشِ نظر یہ تصویر دل سجدہ کنان تپان آنکھیں گراں</p>	<p>۵۱۲۷ بھ ہے مرے خوابِ زندگی کی تعمیر اس حال میں قال کا ہے کیا ذکرِ نکیر</p>
<p>۵۱۲۸ حکمت بھی ہے سحر بھی ہے تیری تقریر لے نومِ عروس ہو مبارک شاطر</p>	<p>۵۱۲۸ اس ذات کے عشق کی ہے کیسی تاثیر اللہ رے تو واہ رے تیری تقدیر</p>
<p>۵۱۲۹ شاہدینِ عدو یہ ہے تر فضل و کمال ساحر کے خطابِ ایمان ہے اعجاز</p>	<p>۵۱۲۹ شاعر کا لقب ہے علم و حکمت پر دال مجنون کے لقب سے بہت دستِ تقدال</p>

<p>باقی ہے کتاب اور خلافت تیری اے جان رسالت ہے رسالت تیری</p>	<p>۱۳۱ تا ریح میں جلوہ گر ہے سیرت تیری موسیٰ عیسیٰ بدھ اور کشن کہتے ہیں</p>
<p>جس پر ہے ناز چشم و دل کو کیا کیا بحرِ کرم اور سوئے قطرہ بڑھنا</p>	<p>۱۳۱ صدقہ سے وصی کے خواب ایسا دیکھا مہرِ فلک اور سمتِ ذرہ حرکت</p>
<p>پابوئی غوث سے سرفراز ہوا مرشد نے بارِ مایہی فرمایا</p>	<p>۱۳۲ ہے نچتین پاک کا سر پہ سایا دارین میں سرخ زورِ ہیکل شاطر</p>
<p>موجود ایک اور دوا را ہے بیجا موجود ہے ایک۔ ایک ادا دہ بخدا</p>	<p>۱۳۳ موجود ہوں دو ایک ارادہ تو خفا دو موجود اور دوا را دیکھ جھوٹ</p>
<p>سن لے دو باتیں پیر ہو یا برنا حقِ قیوم سے محبت کرنا</p>	<p>۱۳۴ چاہے جو خوشدلی سے جینا مرنا بعث و تقدیر حق پہ لانا ایمان</p>
<p>افعال کے خیر و شر سے فارغ ہو جا ہوتی نہیں مغفرت کسی کی بخدا</p>	<p>۱۳۵ حول و قوت سے اپنی باز آ باز آ اما رہ و لوا مہ ہیں جب تک باقی</p>
<p>کیون عقل کو ہیں تر دوات بیجا الحسن ہوا الحق یہ ہے صا و نکھون کا</p>	<p>۱۳۶ ظاہر سے مل رہا ہے باطن کا پتا العشق ہو اللہ پہ دل ہے مائل</p>

<p>معلوم نہیں کہ خیر و شر میں کیا کیا اور موت اگر شر ہے تو شر ہے جینا</p>	<p>مرنا ہے مقدر میں ضرور اس کے سوا ہے موت اگر خیر تو جینا بھی ہے خیر</p>
<p>واعظ پاک کر جگر ہوا ہے پھوڑا دل عرش ہے ایک عرش بھی کب توڑا</p>	<p>کیون تیر ملامت کو کمان میں جوڑا توڑی سو بار ہم نے تو یہ توڑی</p>
<p>اسلاف کی تاریخ ہے افسانہ شب کیا ہو گئے آج اور کل کیا تھے عرب</p>	<p>ذاتی جو ہر نہ ہو تو ہے بیچ نسب گردون کے ستارے تھے خرف پائین</p>
<p>لاکھوں ہیں سنتِ الہی کے حجاب کامل کا دل ہے لوح محفوظ کا باب</p>	<p>تقدیر کو دیکھے چشم دانش کی یہ تاب پیشین گوئی ہے وحی و الہام کا کام</p>
<p>شیوہ یہ مرا نہیں ہے آگاہ میں سب جس کام کا ای دل مجھے آتا نہیں ڈھب</p>	<p>تاریخ نویسی سے مجھے کیا مطلب اصرار سے محسن کے کیا ہے وہ کام</p>
<p>جسم و زور و مکان و وقت و حرکت صوفی کی باہے اینٹن کی تمت</p>	<p>مطلق وحدت ہے اور مقید کثرت بجد بھی ہیں سب سب اضافی بھی ہیں</p>
<p>دردِ سرِ عقل جان کی ہے الفت عشقِ جانِ جہانِ مدامی عشرت</p>	<p>عالم کی محبت ہے جنون و حسرت حبِ فردوس یعنی بیم و امید</p>

<p>۱۴۴۲ اس کے لئے صبر اُسکے حق میں ہی نبات گر منکر و مومن کو ہو غفلت سے نجات</p>	<p>۱۴۴۲ ہے موت سے زہر اُسے آب حیات روز افزون اس کا خوف ہو اسکی امید</p>
<p>۱۴۴۳ کس کی نہیں کچھ نہ کچھ وطن پرست چارون کا تخیل ہے مفید ملت</p>	<p>۱۴۴۳ اردو میں ہے اچھے شعر کی کثرت لیکن اقبال انیس اکبر شاطر</p>
<p>۱۴۴۴ طول امل و بغض و لجاج و ذلت ابلیس مبارک تجھے خواب راحت</p>	<p>۱۴۴۴ کذب و مکرو فریب و ظلم و تہمت یہ سب آئے ہیں ساتھ الکشن کے</p>
<p>۱۴۴۵ استاد کی گرچہ کم ہے مجھ پر منت گو شاہ نہیں تاج ہے سر کی زینت</p>	<p>۱۴۴۵ شمس العلماء ہوں اور لسان الحکمت سرکاری مترجم اور مرثک بھی نہیں</p>
<p>۱۴۴۶ کچھ جبر کچھ اختیاری ہو مگر نظر طائر کے لئے ضرور ہیں دونوں پر</p>	<p>۱۴۴۶ ہے شیر شریعت تو حقیقت شکر جہد اور دعار ہے توکل کے ساتھ</p>
<p>۱۴۴۷ دہری کا بہشت پیرو بدھ کو ہے نار دارین میں ساتھ اسکے ہے اسکا دلدار</p>	<p>۱۴۴۷ یہ موت سے وہ حیات سے ہے بیزار جینا مرنا ہے ایک صوفی کے لئے</p>
<p>۱۴۵۰ خود غرضی ہے شعار اور عقل دشمار اللہ کا انکار اجل کا اقرار</p>	<p>۱۴۵۰ انسان کی خلقت کا عجب ہے ہنجار خود غرضی و عقل اور یہ بوالبعی</p>

ساقی آلا وہ چیز لاکب تک صبر  
آخر مومن ہوں رحم کر رحم نہ کر

کھسار سے مجھ کو مرده اٹھا ہے ابر  
سینے میں ہے دل کباب سوزِ غم سے

وہ موم کبھی ہے اور کبھی ہے پتھر  
بھر بھر کر آج پی رہے ہیں ساغر

واعظِ اول زندان کی تجھے کیا ہے خبر  
کل پی نہ سکے تھے ذکرِ دوزخِ پر شک

تخیل سے ہے فرق مراتبِ ظاہر  
اس کی تخیل کیوں نہ ہو گی ناد ر

تخیل سے بہرہ یاب ہے ہر شاعر  
اللہ بنائے جسکو صاحبِ اعجاز

مدفن ہو بقیع اور مسکن ہو عراق  
تم میں رکھا ہے کیا بجز بغض و نفاق

کب تک یہہ صدمہ کا جانکاہِ فراق  
رضخت لے ہند الوداع لے مدراس

جب تک نہ ہو دو باتوں کا بھی تو قائل  
اور زمرہ اصحابِ نبی تھا عادل

معصوم اگر رسول تھے کیا حاصل  
جبریل امین تھے سہو و نسیان سے بری

راضی برضا ہے وہ ظلوم اور جہول  
کہتے ہیں جسے عشق ہے طلق محلول

افعال نہیں اس کے غرض پر محمول  
عاشق کو جلائیگا جہنم کیا خاک

ظاہر ہوئے کس طرح ریاضی کے محول  
اور ہے معدوم جو ہے مطلق مجہول

دہری حکم کے متحیر ہیں عقول  
انسان تو پیدا نہیں کرتا ان کو

وہ غلبہ روم اور وہ فتح عجم توحید و رسالت پہ دلیل محکم	اخبار نبی کا ہے قضاے بہر پیشین گوئی سے بڑکے ہے کونسی چیز
احسان جسے کہتے ہیں وہ ہے عشق کا نام اصلاح قولے نفس مذہب کا ہے کام	ایمان ہے علم اور عمل ہے اسلام علم و عشق و عمل داغ و دال دست
اسپہنسر و تل نے کیا میرا بگ کام انگورہ کی سستی ہے اسی کا انجام	تخم ناپاک بو گیا تھا بنقہ م اثر سے روس نے بنائی ہے شرب
فیروز کی تیغ اور عصمت کی نیام وہ شام تھا سمجھتے تھے جسے ہم سبطام	مزدک کی می کمال کا رنگین جام اللہ کے نظر فریڈی رنگ و ریا
مٹی کی مورتوں میں کیا جانیں ہیں مذہب پہ زبردست یہ برائیں ہیں	اللہ کے بندوں کی عجب شانیں ہیں اشراف خاطر اور خرق عادات
لیکن ڈرتا ہے موت سے صرف انسان تا جیتے ہی اس درد سے مل جا مان	دنیا فانی ہے کل من فیہا فان اعمال و عقائد صیحہ ہیں ضرور
ہے جی میں کچھ اور منہ سے کچھ کہتے ہیں لیکن ہم آگ بھی دبی رکھتے ہیں	مجبور ہیں کچھ کہہ بھی نہیں سکتے ہیں افتادہ و خاکسارین شل زمین



<p>کیون شرم گناہ عا بھی کر سکتے ہیں عاجز ہیں مگر بھی خدا رکھتے ہیں</p>	<p>۱۶۱۱ شکل میں ہر اک بشر کا منہ تکتے ہیں اسے چرخِ ستم پیشہ سمجھ کر کر ظلم</p>
<p>نہ پاؤں رکاب میں کفایت عنان ہر گام پہ ڈر ہے کہ گراؤنگا یہاں</p>	<p>۱۶۱۲ سرپٹ جاتا ہے تو سن عمر روان گھوڑے پر ہم ہیں خوف ہم پہ سوار</p>
<p>پیمانہ کی گردش کے ستم بہتے ہیں کیا اُس سے جسے غفور بھی کہتے ہیں</p>	<p>۱۶۱۳ بینخانہ میں رات دن پڑے بہتے ہیں تو کس سے ڈراتا ہے ہمیں آوازِ عظ</p>
<p>ہم جن ہیں ہم ملک ہیں ہم حورالین ہم کیا نہیں بند آنکھیں جن دم کر لیں</p>	<p>۱۶۱۴ ہم عرش ہیں ہم چرخ ہیں اور ہم زمین افرادِ موالیدِ ثلاثہ ہیں ہم</p>
<p>ہوتا ہے تہور پہ تو تل کا لگان مشکل ہے مقامات کی سالک پہچان</p>	<p>۱۶۱۵ رکھ یا دقتِ سادت میں بھی صبر کی شان ہے کبر میں شکرِ بخل میں زہد کا رنگ</p>
<p>بچ اس سے وگرنہ تاناہو حالِ تباہ عارف تو ہے بدری کہ ہے لاجونِ پناہ</p>	<p>۱۶۱۶ ممکن ہو تو یہ نہ جان کیا شے ہے گناہ یہ بھی جو نہ ہو سکے تو کراستغفار</p>
<p>بدردِ احزاب کے بہادر نہ رہے رونا یہ ہے کہ بلا کے وہ حزن نہ رہے</p>	<p>۱۶۱۷ وہ فارس میدانِ تہور نہ رہے حق پر قربان ہوئے والے ہیں کہاں</p>

۱۳۵ اس خندہ سے ڈرجس پر غفلت ناشی  
ہے قابل دید خلق و مقبول خدا

۱۳۶ وہ گریہ نہ کر جو لہر ہے غفلت کی  
ضاحک کی بکا ہو یا ہوشک باکی

۱۳۷ تجلیغین ہین بشر کو کیسی کیسی  
پھر اس پہ کرینگے رشک سا مخلوق

۱۳۸ یا کون قبولیگا حیات ابدی  
کیا بات ہے اے صاحب تمکین تیری

۱۳۹ مر جانے کو آج کون ہوگا راضی  
ہر حال میں راضی برضا حق ہے

## تلاشیات

۱۴۰ اخلاق و سیاست کی ہے مذہب پر بنا  
مذہب جو گیا بو لشویرم آیا

۱۴۱ اسلام ہی اسکا ہے عدو سب سے بُرا  
بوسفیان کے جواب ہر قل کے سوال

۱۴۲ معلوم ہین نجاشی و جعفر کے مقال  
یورپ کا تعصب مگر اب تک ہے بحال

۱۴۳ اکبر اقبال محسن اور شاعر کی  
تخیل میں ہے عجب فلک پروازی

۱۴۴ ان غالب وہ تو ہے ظلم معنی  
رہا عجیات فارسی

۱۴۵ دیدم در خواب خیرت نغان را  
ہم بر قدم غوث شدم ناصیہ سا

یارب بطیفیل شان مرا نیز رسان	بر اوج کمال فقها و عسرفا
باز آ باز آ خواب غفلت باز آ	از خوف و غم اصلا نتوان گشت رها
یا عقل تو انکار کند از مردن	یا قلب تو آتشنا شود مردن را
یاس و حرمان و خوف و غم این نیست	مردن آسان شود چنان باید زلیست
گردون به مراد کس نه گرد و شاطر	دُر دے در جام خود نه دارد آن کیمیت
مرگ نواب عبد قفا و رقیه است	در ساغر ما بجای صهبا زهر است
صد گونه شکایت است در دل اما	مهرے بیم ز لالتسبوا الدهر است
آن کو که جمال خود نمائے تو نه دید	وان کیمیت که صورت بے صدا نه شنید
و هم دشتک وطن پس یقین و رویت	هر کس صهبا بقدر همیا نه چشمید
ساقی چه چشم مست ساغر پیمود	اندوه و هراس نیز با عقل ربود
پرسیدم از عشق سرت گرد و صیت	عش لی وق عن سوائی قلبك فزود
در ناله من سوز و اثر ریخته اند	سرمایه سودا اش به سر ریخته اند
معلوم شد از زبان خیزی زبان	صد برق به قالب شرر ریخته اند
اے در گرد و در سته بحث و نظر	بر خوان سبقت ز لوج نوشته بر

تا کے لم ولا وناکھا قال اقول      تاکے شش و پنج و تا کجا بوک و مگر

۱۸۶

اقبال اسد سخنوران ممتاز      بر فطرت شان ہندو بحر اصدنا ز  
دارند بدست راست تیغ ہندی      وند رچپ ساغر شراب شیراز

۱۸۷

از خاک شرتند ہمہ پیکر عشق      جبریل معرست زباں و پر عشق  
اندیشہ بود مات کمال صانع      در قالب عقل ریختہ جو ہر عشق

۱۸۸

حسان الہند عاشق ختم رسل !      مینائے عشق را پیامت قتل  
باشعر خون زائے تو آبیختہ اند      بوئے گل و زرد رمل و شور بلبل

۱۸۹

تد رری گوید کہ ناعلم مختارم      جبری داند کہ بندہ ام ناچارم  
درمان پئے درد زندگی از من پرس      من بیدل و دل بدست یار دارم

۱۹۰

تو جان جهانستی و ما را جانان      حب تو بود در دل مسلم ایمان  
حق میں شود آنکہ فیض از نور تو یافت      تو مردم چشمش و بشر چشم جهان

۱۹۱

اسلام جهان راست بہتے بازین      تخمش زحوا و آبش از بدر و حنین  
چون از پس قرنے بہ شردن آمد      وادندش آب و رنگ از خون حسین

۵۱۹۲

روشن گهرے نازش نسل ایران  
هستند عیال او فقیهان جهان  
آوردش موسیلم از کاکشان  
اعظم یقین امام و دانش نعمان

۵۱۹۳

خواهی گزیتن به آئین یهین  
خوف و غم و فکر و خشم و یاس و حسرت  
حق را کارش سپارد و فارغ بنشین  
خیزد همه از چرخان گشت و چین

۵۱۹۴

راضی به رضای که شوی ستغنی  
گر نامه تقدیر تو افتد به گفت  
صد گونه عذابست ز جهلت ناشی  
فی الحال شوی شهید و صدیق دلی

۵۱۹۵

از تخم ضعیف نشویا بدشجره  
قر اکیلی جم به جامه دریا ب  
وز قطره آب بسته گرد گهره  
تاب و تپ صد دل است اندر شره

۵۱۹۶

هر مطلوبی که طالب آن هستی  
محبوب شود مرگ همین است نجات  
یا از تو بزدیا بشوی خود فانی  
پیوند قوی بدار با نور بنی

۵۱۹۷

باطل چو گر نیت کرد حق جلوه گری  
تغیر سلوک جذب از من بشنو  
حق آمد و باطن به عدم شد سفری  
اذ غبت بدواذ بداعتیبی

## نیرنگِ عشق

کیا گرم ہے حُبِ آغلین کا بازار  
 مین شمس ہوں ہر برق کو یہ ہے پندار  
 ہر سر کیلئے ہے ایک سودا درکار  
 جینے پر مر رہا ہے یہ لیل و نہار  
 کوئی زن و فرزند کو کرتا ہے پیار  
 جیتا ہے یہ ہیرا نسب و سیب و انار  
 کرتی ہے کسی کو مست بوئے گلزار  
 یہ زیور پر فدا وہ خلعت پہ منشار  
 سوئے زر کے دیدنی ہیں آثار  
 کو سون کا سفر اس کو نہیں ہے دشوار  
 اس کو شطرنج ہے توجہ کا مدار  
 یہ مستی می سے گلفشان لالہ عذار  
 پاتا نہیں کوئی بے کمی شے کے قرار  
 حُبِ وطن و قوم میں یہ ہے سرشار  
 یہ دیوانہ ہے شعر زلفِ خمدار  
 عزتی و منات و لات ہیں بر سر کار  
 تینوں کے تینوں ہیں دو ان خوشخوار  
 صدیق فقط ہیں اس کے بت سے نیرار  
 القصص کا کُنات کل الفت زار  
 ہر روزہ سے حُسن و عشق کا ہے انظار  
 غیر و شہ کا بھی عشق ہی پر ہے مدار  
 ابراہیمی نظیر کو کر اپنا شعار  
 ظاہر ہے اَحَد نہیں مظاہر کا شمار  
 ہوتا ہے کہیں وہ خوف و حرمان کا شکار  
 اس کا نہو وارین میں کیوں بیڑا پار  
 وہ سیرِ محیط اور وہ مرکز پہ قرار

یہ سیکدہ غفلت کا ہے کیا ماعتہ زار  
 ہر مست کو یہ دھن ہے کہ مین ہوں ہشیار  
 ہر دل کیلئے ہے ایک دلبرِ ناچار  
 وہ محبت جسم کا ہے دائمِ بیمار  
 لگا ہک ہے کسی کے دل کا حسن بازار  
 وہ از پے حلوا و کباب و آچار  
 اور ہے کوئی وارفتہ دشت و کہسار  
 آئینہ سادہ دل بھی ہے کیا پُرکار  
 سوداگر تجھ سے کم نہیں بوتا بیمار  
 دل جس کا اچھلتا ہے برائے مضار  
 اور اس کو مراقبہ ہے مچھلی کا شکار  
 وہ گرمی نے سے سوزِ خوانِ مستعار  
 پھر تا ہے اِلکشن مین کوئی جنون دار  
 اور اپنی زبان پر اسے استکبار  
 وہ پروانہ ہے علم شمعِ رخسار  
 یا گرم ہے ملک و مال و زن کا بازار  
 سبیلین و علی کے غم سے سینے میں نگار  
 قیبرِ اعظم ہے سمناسبت پندار  
 مربوط اسی سے ہیں ثوابت و استبار  
 دل میں ہے نظرِ نظر میں دل ہے ہشیار  
 یعنی وہی نور ہے کہیں اور کہیں نار  
 حُبِ آغل ہے مرگِ دل آخِر کار  
 نکرا رِ تجلی بھی نہیں ہے زہرِ کار  
 تعمیر کے قابل نہو جس کا دلدار  
 رکھتا ہو جو دل بہ یار اور دست بہ کار  
 محرمِ مرا پُرکار ہے مثلِ پُرکار

(درمندی مدظلہ)

العشق هو الله ہے راس الامر

## نسب تعلقات

(۱) میرے دادا اور نانا دونوں نواب انور الدین شہید علی ملک کرناٹک کے پوتے تھے میری  
 (۲) جہاں اور شاعر تین ماہر ٹائٹل نواب والا جاہ فرمان فرما سے کرناٹک کی نوآسی اور میری بی بی شہر ناس  
 نواب اعظم جاہ ٹیس کرناٹک کی دختر تھیں۔ (۲) دادا کو سکندر جنگ کا خطاب تھا۔ مانا کو جاہ ناس  
 جنگ انور الدولہ اور اعظم الملک کے تین خطاب تھے نانی کو نواب کا والد مرحوم چھاؤں اور بہاؤ  
 کو خانہ دار خطاطا (۳) میری دادی کے والد اور برادر، میرے والد اور ان کے بہائی میرے تمام بھائی اور  
 اولاد و نسب کو فطرۃ الہی نے شاعری کا ملکہ عطا فرمایا (۴) انھارہ برس کے سن میں میرے والد نے  
 جو قصیدہ عربی صنعت عاظمین لکھا تھا وہ شاعر ہو چکا ہے آپ مدرس یونیورسٹی کے فلو تھے  
 اور گو انگریزی میں کوئی امتحان نہیں دیا تھا لیکن ذہنی و اخلاقی خصوصیات کی بنا پر گورنمنٹ  
 نے انہما ہی میں آپ کو ڈپٹی کلکٹر بنا دیا۔

## ذاتی حالات

- (۱) ۱۹۶۸ء سے مجھے خاندانی پریسیکشن مل کر رہی ہے (۲) بتقریب بارہ جلی ماہ ٹائٹل مجھ کو سن کی  
 حضورین قصبہ پٹیرا تھا سندھ (۳) ۱۹۶۸ء سے مدرس یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈینٹس  
 ممبر ہوں۔ اور (۴) ۱۹۸۸ء سے مدرس یونیورسٹی کا مٹھن (۵) باعتراف بی اے فارسی عربی و  
 حدیث تعلیمی سٹیفیکٹ آف آنر گورنمنٹ سندھ (۶) ۱۹۸۲ء سے زمیندار شانیور مہون (۷) ۱۹۸۳ء  
 سے ہر ٹائٹل پرنس آف آر کاٹ جی سی ای ٹی کا ایجنٹ۔ اور (۸) ۱۹۸۶ء سے انگریزی سٹیجیٹ پور  
 (۹) ۱۹۸۸ء میں وزیر پندر اور ہر اسٹڈی ویسکراہاد سے امور سیاسی پر گفتگو کرنے کے لئے مدرس  
 گورنمنٹ نے مجھے بھی مسلمان کا نامیدہ منتخب کیا تھا (۱۰) پہلے کی کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۹ء کا میں بھی ممبر  
 (۱۱) قوم کی جانب سے نشان الحکمہ کا خطاب اور رڈس اور تھوے دیا گیا۔ اپریل ۱۹۹۰ء (۱۲)  
 گورنمنٹ سے شہس العلماء کا خطاب ملا۔ جون ۱۹۹۲ء (۱۳) ۱۹۹۲ء سے امتحانات انقاب شریقیہ بھی  
 مٹھن ہوں (۱۴) ۱۹۹۲ء سے پریسیکشن پورٹی کا مٹھن اور اسکے بورڈ آف اسٹڈینٹس کا ممبر ہوں (۱۵)  
 ۱۹۹۲ء میں ہر اٹل ٹائٹل پرنس آف ویلز کے غیر مقدم کے لئے مدرس یونیورسٹی نے ایک شاندار  
 جلسہ منعقد کیا ایک ہندوستان نے مسکرت نظم اور ہرٹن فارسی نظم پر بھی خلعت اور تھوے دیا  
 (۱۶) تبوں کی چالوت کے عربی مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا ۱۹۹۲ء (۱۷) ۱۹۹۲ء سے گورنمنٹ مدرسہ کا ممبر  
 دار ہوں (۱۸) آل انڈیا اور نیٹل کانفرنس پندر تون کے ساتھ مجھے بھی خلعت دیا (۱۹) مدرس

یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈینٹس کا ممبر ہوں

✽ انعقاد جلسہ تہیدی کیلئے جو اشتہار نکلتا تھا اوس پر ۹۳ مشاہیر صوبہ اوس کے دستخط ثبت تھے یہ جلسہ زیر صدارت جناب آئینیل سر محمد حبیب اللہ خان بہادر کے سی۔ ای۔ بی۔ ممبر گورنمنٹ منعقد ہوا تھا۔ رزرویشن کی تحریک و تائید جناب مولانا نجل حسین خان بہادر ایمان جناب آئینیل خان بہادر محمد عثمان صاحب ہاگروئٹ مولانا شرم حرم بختا پور فیض الرحمن صاحب ایف بی جناب کوٹھیل الرحمن صاحب ایف بی پر و فیض سید عبدالقادر صاحب ایم۔ آئرس۔ جناب عبداللہ بادشاہ صاحب بہادر بی۔ بی۔ سر سرنی۔ اختتام جلسہ کے وقت مولانا مولوی حضرت سید شاہ سلیمان صاحب پہلاری صدر تھے اور بری پرجوش تقریر فرمائی۔ دوسرا جلسہ حسین علی الحکیم خطاب بھی دیا گیا اور اڈرس بھی اسکی صدارت جناب ہرکار خان بہادر محمد عبدالقادر و نسا صاحب سابق شریف مدرسہ مہر کنسل نے کی جو اس وقت پریسیدنسی خلافت کیٹی کے صدر تھے۔ ان جلسہ اگر ایمان شہر کے ساتھ جناب آئینیل سر عبدالرحیم صاحب بہادر اور آئینیل سر سی بی رام سائی ایمر سی ای ٹی ممبر گورنمنٹ بھی شریک تھے۔ اردو اڈرس مولانا مولوی محمد عبداللہ صاحب شرم حرم بانی قومی رپورٹ نے پڑھا اور انگریزی اڈرس جناب پر و فیض سید عبدالقادر صاحب ایم۔ آ۔ (آئرس) یل نی نے۔ میں معزز اصحاب اڈرس کیٹی کے ممبر تھے اور جناب محمد عبدالحی صاحب بہادر اور جناب موسیٰ سیٹھ صاحب بہادر ایم۔ بی۔ سی سکرٹری۔



نقل صحیح اڈرس

جناب الحکیم مولانا مولوی محمد عبدالرحیم صاحب بہادر اشاطہ مدرسہ امی محمد  
آج صوبہ مدرسہ ادر سرزمین کرناٹک کی علمی قومی تاریخ میں غالباً یہ پہلا دن کہ قوم اپنے وطن نے  
ایک عری خدمت میں اعتراف کمال کا وثیقہ پیش کر رہی ہے۔ مبارک ہے وہ شاعر جو قوم سے صلہ  
کے اور مبارک ہے وہ قوم جو شاعر کو صلہ دے۔ مولانا حقیقت آپ بھی جانتے ہیں کہ جہان سخن  
سے بہت سے شاعر اٹھے اور اپنے اپنے رنگ میں جلوہ گر ہوئے لیکن وہ اپنے معشوق اپنے ساتھ  
لائے اور صنم خانہ عشق میں انکی وجہی پریشانی بھی کیگی یہ خرابات اب بھی آباد ہیں اور پرانی  
تازیخانہ وہی نام و نشان خواہ بود سر خاک رہے یہ مغان خواہ بود  
مگر جناب عالی! آپ کے اعجاز عشق نے نظم کے پردے میں عجیب گہرائی کی ہے



اور شاعری کی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کیا ہے۔ قوم صرف اس کے روئے و تلافی کی جستجو میں لپکتی ہے لفظ و معنی کی جتنی پرکھ کر مبارکباد دین سے رہی ہے بلکہ قومیت کا وہ سوز و حرکت کے وہ حقائق و فلسفہ کے وہ معارف اور مذہب کے وہ اسرار جنگجو آپ کے غائب کیا ہے قوم سے اعتراف کمال کا وثیقہ طلب کر رہے ہیں اور ہم اپنے ضمیر کی رضا و رغبت سے یہ مطالبہ پورا کر رہے ہیں۔ جناب عالی! یہ ہم جاہل ہیں کہ شاعروں کے کلیات و دواوین پر تاریخی قطعات لکھے جاتے ہیں مگر یہ آپ کے اعجاز عشق ہی کا حق تھا کہ اسکے لئے نادیاں ملت رہنمایان قوم اور اساتذہ فن نے تعلیقات لکھے اور آپ کے غیر معمولی کمال کا اعتراف کیا۔ وہ آواز جو اعجاز عشق کے اعتراف میں دامن ہلاکت سے راس ماری تک گونج رہی ہے ہمارے کانوں تک بھی پہنچی۔ ہم دفعۂ خاک پر گئے اور اس شاعر کو ڈھونڈنا جس کی قوت تجذیب کی شہادت ثبلیٰ حالی اکبر و اقبال مجددین و آخرین سابقین نے دی ہے اور آخر ہم نے دیکھا کہ اعجاز عشق کا مصنف ہماری ہی قوم اور ہماری وطن میں موجود ہے مبارک ہیں ہم اور مبارک ہیں آپ جو خدا کے فضل سے ہمارے ہم مذہب ہم قوم اور ہم وطن ہیں۔

مولانا! آپ نے اعجاز عشق میں اسلام کے روئے روشن سے وہ نقاب اتحادی جو چھلکے یونان اور فلاسفران یورپ کے ڈال کھینچے تھے عشق توحید نے اپنا اعجاز آپ پر دے میں ظاہر کیا اور اپنی گفت و شنید کیلئے آپ کیلئے اور آپ کی زبان کو لکھائی آپ مشرق و مغرب ایک پیام دی ہے اور ہم یمن میں شاعر کی یہ لسان صدق اپنا کام کر گئی۔

اس کے علاوہ ہم آپ کے روزانہ مذہبی جذبات سیاسی حیات تعلیمی خدمات اور تمدنی خواہشات بھی ناواقف نہیں ہیں جس کی تکمیل و تکمیل میں آپ نے قوم کا ساتھ دیا ہے اور قوم و ملت کی جمیعتوں جماعتوں انجمنوں اور مجلسوں کو اپنی رائے اور مشورہ سے فائدہ پہنچایا ہے یہ ہمارا خیال صحیح ہے کہ فطرت نے آپ کو شاعری کے قالب میں ڈھالا تھا، مگر مذہب و وطن نے آپ کو عہد باخلاق مصلح اور بہادر بھی بنا دیا۔

ہم دلی مسرت کے ساتھ اپنے زمانہ کا یادگار قائم کرنے کیلئے یہ وثیقہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور اپنی نیکنامی کا اظہار کرنے کے لئے آپ کو لسان الحکمہ کے موزون لقب سے موسوم کرتے ہیں۔ خالق کائنات ہی و قیوم سے ہماری دعا کہ ہمارا زمانہ کو اور ہمارا ماضی و ماضی یادگاروں کو اور خصوصاً اعجاز عشق کو حیات جاودانی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہین آپ کے خیر خواہ (ارائیں مولانا شاطر اور سن محبتی مدراس)

## رباعیات کے متعلق ضروری اشعار

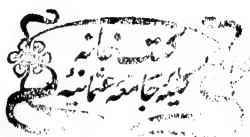
(۱-۲) ایٹاکو جائز سمجھتا ہوں (۱) تصویب سے مراد سیرۃ ہے جسکے جزئیات تک تاریخ میں محفوظ ہیں  
 (۲) رومی اور یونانی سے مولانا روم اور ارسطو مراد ہیں۔ (۱۱) بادشاہی اختیارات خدا کر کے اب تک  
 حیدر آباد میں باقی ہیں۔ خدا جلے یہ ہر ملکہ خیال کیونکر پیدا ہو گیا کہ خلفائے راشدین کا نظام حکومت  
 یورپ یا امریکہ کی جمہوریت سے ملتا جلتا تھا۔ (۲۳) حدیث میں ہے کہ سورہ نور کی آیتیں واقعہ  
 افک کے متعلق نازل ہوئیں تو والدین نے حضرت عائشہؓ سے کہا رسول اللہؐ کا شکریہ ادا کرو لیکن  
 صدیقہ نے نہیں مانا۔ اس انکار سے عصمت و صدیقہ کا نشہ پرفسقا باقی استدلال کیا ہے جو نہایت  
 لطیف اور غور طلب ہے۔ (۲۵) پسر اور مادر سے حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ اور پدر اور دختر سے رسول اللہؐ  
 اور سیدہ مطہرہؓ مراد ہیں (۳۱) روئے سخن حضرت غوث الاعظمؒ کی طرف ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب  
 کی رائے کس کے نزدیک قابل وقعت نہیں؟ (۳۵) حضرت علیؑ کی ہجرت کا واقعہ ہے۔ (۳۷) بہت  
 جنابت مسجد میں داخل ہونا حضرت علیؑ کے لئے جائز تھا۔ اور حفصہؓ مطہرہ عذر رسوائی سے بڑی  
 قہیں۔ (۳۹) حضرت غوث الاعظمؒ کے نام مبارک اور اس بیت کے اعداد مساوی ہیں جس کی نسبت غوث  
 غالبؒ کہ وہی اسم اعظم ہے۔ (۴۲) حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کی بزرگی عبادت سے نہیں بلکہ اس سے  
 کی وجہ سے ہے جو آپؐ کے صدر شریف میں ڈالا گیا۔ (۴۴) شہزادی مولوی معنی کی طرف اشارہ ہے جس کی نسبت  
 کہا گیا ہے بہت قرآن در زبان پہلوی (۴۵) یعنی مرشدی مولائی حضرت مولانا مولوی شاہ حسین صاحب  
 قادری قہم مدظلہ العالی المتعالی جن کی غلامی نے شاطر کو شاطر بنایا۔ (۴۸) مولانا عبد العلیؒ شجر العلوم جس وقت  
 مدرس تشریف لائے نواب والا جاہ شاہ کرنا گھٹ آپ کی پاکی گلچے کا ندھ سے پراٹھالیا۔ اللہ وہ کسی  
 پرچے میں علامہ شبلی مرحوم نے اس واقعہ کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ قدر دانی علماء کی ایسی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔  
 (۴۹) روح ہر انیس پرنس آف آرکٹ جی سی ای لی مدظلہ العالی۔ (۵۵) دکن امیدون کا کعبہ بنا ہے  
 اسے دہلی۔ اب اس کے بعد نہ تحول قبلہ اصلاً ہو۔ (۶۳-۶۴) جنگ بلقان کے یادگار ہیں۔ (۶۷)  
 حدیث میں آیا ہے کہ میت کو چلتے پھرتے دیکھنا ہوتا ہو کر کو دیکھو۔ یعنی آپؐ فنا فی اللہ تھے حضرت عمرؓ کو دیکھ کر  
 شیطان بھاگ جاتا ہے یہ بھی حدیث کاضمیمہ ہے جو تھے مصرع میں رجب شمس کی طرف اشارہ ہے۔ روا  
 مشہور ہے کہ یہ سنہ ضعیف ہو تو ہو۔ (۶۸) دختر سے مراد حضرت سیدہ مطہرہؓ ہیں۔ (۷۱) شیخ عربی  
 یعنی شیخ جیلان (۷۳) حضرت موصوف کی فصاحت و طلاق کا ذکر ہے (۷۴) تیسرا اور چوتھا مصرع عربی

۵ مدرسہ دینی کی قدر و نشان اور سائنس کا علمی غلط فہمی اسی کے نتائج ہیں \*

تخلیص روایت نعیم (۶۷) قرآن ناطق یعنی حضرت علی (۷۷) مع حضرت غوث الاعظم (۸۷) اشاعت اسلام کے لئے حضرت خالد بن ولید (۸۷) اور ام المیاب واپس ہوئے حضرت علی کو بھیجا پڑا غیر دین کے واقعات بتاتے ہیں کہ شہادت کا اقتدار و ہدایت کی زبان آپ دونوں کے جامع تھے (۸۱) حضرت سلمان فارسی اپنی میں محسوب ہیں (حدیث) (۸۲) دیکھو نمبر ۴- (۸۳) شاہ ولی اللہ صاحب صنف حجاز اللہ الباقیہ - (۸۴) حضرت بلال (۸۵) مؤرخ فارسی حضرت ابو بکرؓ اس روایت کو شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے کہا ہے اور قرین قیاس بھی ہے (۸۶) خیر التابعین اویس قرنی فیض اویسی صوفیہ میں مشہور چرخ ہے - (۸۹) حضرت بایزید بسطامی کا یہ واقعہ کیا ہے سعادت میں مرقوم ہے (۹۰) مع حضرت عبداللہ ابن مسعود (۹۱) امین اور اکیس چوبیس ہوئے - ۲۴ رمضان ۱۱۳۱ شاعر کی تاریخ ولادت ہے - (۹۲) حضرت مولانا نظامی بخجری (۹۳) کرکلا کا واقعہ اور اسکے اسباب کو نہیں جانتا البتہ اسکے نتائج فور طلب ہیں (۹۵) حضرت عمرؓ ابن عبدالعزیز - (۱۰۱) حضرت فاروق اعظمؓ (۱۰۳) حضرت غوث الاعظمؓ (۱۰۵) اکبر جو دم کا اخیر زمانہ خانقاہ درگاہ حضرت محبوب الہیؓ میں گذرا تھا تو آنکھوں کا کھو یا پرانور دل کو روشن کر دینا کلام کو خوب سے پرہیز روح کی تجلیاں میں یا طور کی تجلیاں (۱۰۶) مع کے ضمن میں ہزارئیں پرس آف انکلاؤں والکے والدین دادا دادی پردادا اور بھائیوں کے ناموں کی طرف اشارہ ہیں (۱۰۷) نظر و شرف فارسی وارد کو مد نظر رکھو تو غالب کی مہسری کا دعویٰ کون کر سکتا (۱۰۸) حکیم قاضی (۱۱۱) ہزار گز اکبر نامہ شاہ دکن خلد اللہ لکھ (۱۱۲) ۴۹ - (۱۱۳) شہدائے کر بلا کے خون کی تاثیر دیکھنا ہو تو میرؓ کا کلام پڑھو (۱۱۵) قصائد تو مشہور چرخ ہے - دیوان میں غنی کے دل کا اصلی حصہ نظر آتا ہے (۱۱۶) وہی حکیم قاضی جس کے ہاں سب کچھ ہے نہیں ہے تو ایک شمس کی گرمی (۱۱۷-۱۱۸) حدیث میں آیا ہے کہ مرنے کے بعد فوتہ ایک تصویر دکھائے کہ اس شخص کے باپ میں تو کیا کہنا تھا اس سوال کا جواب جو جس طرح دیکھا اسکے مطابق اس معاملہ ہو گا - شاعر اپنے آپ کو عالم مثال میں فرض کرتا ہے - پہلی رباعی گویا فرشتہ کا جواب ہے اور دوسری جواب الجواب - ظاہر ہے کہ تصویر رسول اللہ کے سوا اور اس کی ہو سکتی ہے (۱۱۹) لغت (۱۲۱) میرؓ حسن دوست چنانچان بہاد محمد بذل اللہ صفا سی ای ٹی - اولیٰ فی ہکثر لہد پکی و تکر شادی میں تاریخ کہنے کے لئے عید ادا کر گیا - اس فن سے مجھے کوئی مناسبت نہیں میں تو اسکو تنگ شاعری سمجھتا ہوں لیکن دوست کی طبع نازک پاس ضرور تھا داغ سوزی کی اور یہ صریح کھام - شہاب الدینؒ دادا بذل اللہ چھاپے - تاریخ پورے مصرع میں کل تہی نہ مذکر کیا پڑا نہ ترجمہ (۱۲۳) ایک خاص موقع پر حضرت اقدسؒ اپنی کاجائیت فرمائی اور ترقی علم کی دعا دی یہ اسکی طرف اشارہ ہے - شاہ نعیمؒ

۵ مدرسہ دینی کی قدر و نشان اور سائنس کا علمی غلط فہمی اسی کے نتائج ہیں \*

۴۸۶  
شاعری جزو لیست از پیغمبری



# احسان عشق کا ضمیر

۱۳۲۸ ہجری ۱۹۳۰ مئی

شمس العلماء احسان حکمت شاطہ

در مطبع نو جوان احاطہ مسجد والا جاہی ترکہ پری مدراس علیہ شہ



۱۰۰۴

## الہامِ محرمِ الحرام

۱۰۰۴

مریخ میں مشہود تھی جنت کی فضا  
کی سیر بہت مگر مراجی نہ لگا  
بولا مریخ شکر کی جاسکوا  
میں نے کہا ظالم الٰہی گنگا نہ بہا  
ادراکِ موالید تھا اعجازِ منا  
یعنی کہیں کر بلا کا پایا نہ پتا  
من یفسد ویسفک کلہاں فعل ہے کیا  
قسمت میں امانت نہیں گو تو ہے بڑا  
در برف ہمالہ شعلہ طور کجا

جسم و قوت حیات و ذہن اور خدا  
اس میں ہے بحث کیا ہے اصلِ اثنا  
مبداءِ نہو گر حتی و دود و انا  
توحید میں دہری کی ہے پستیٰ غنا  
قطرب زدہ عقل کی دوا ہے یہ دوا  
خالی کو کہاں سے ہے کہاں پہنچاتا  
جب سیر ہوئی ختم تو یہ بات کھلی  
حیوانِ انساں بنا تو ان کو جانا  
ہے مادہ یا ذہن ہے یا وجہِ خدا  
نغمہ نہو نبض ارتقا سے پیدا  
توحید میں صوفی کی ہے سستیٰ غنا  
اخلاق کا مرکز ہے عمل کا ماوا  
پیتا ہے جو خضرِ عشق یہ آبِ بقا  
فانی فانی ہے اور باقی باقی

نغم اور خواب، اژدہا اور عصا  
قرآن و کلامِ نسی، اور شمس و ضیا

جسم و جاں ' وزن و شعر ' لفظ و معنی  
 شخص و عکس ' اور جابب موج و دریا  
 اخلاق و دل علوم اور ذہن ترا  
 تخم و شجر ' الفاظ و نفس ' ساز و صدا  
 ناقص تر ناقص اور ان سے اعلیٰ  
 ہو جاؤ گے آشکار وہ کیا میں کیا

جبریل و شکل و حیثہ و اعرابی  
 کلی و جزئی ' اور عرض اور جوہر  
 نقاش و نقش ' واحد اور کل اعداد  
 آب و برف و بخار ' رشتہ و گرہ  
 یہ نسبت عبد و رب کی ہیں تمثیل  
 شاطر ترکے جو در کرب تک قال

ذرات اسی سے بن گئے اور اہب  
 بروقت موالید ہوئے پھر پیدا  
 حسن و نیکی و حق کا حس بھی لایا  
 مذہب کی ہے تالیخ کرشمہ اسکا  
 یہ ہے تحقیق جس پر یورپ ہے فدا

تھی قوتِ ضوفاں سے معمور فضا  
 جن سے ہوئی اجرام سماوی کی بنا  
 لاکھوں صدیوں کے بعد انسان آیا  
 انسان کی پھر ہونے لگی نشو و نما  
 انجم ہے ان تمام چیزوں کا فنا

ہمت استاد کی ہے سب سے اعلیٰ  
 واللہ ہے بے عدیل اس کا آقا  
 کیا شان ہے اللہ کے شاہ شہدا  
 اے حق گو جاں بلب بھلا ہو تیرا

مجس میں کر رہا تھا شاگردِ شنا  
 افلاطون چپ ! وہ دیکھ شاطر آیا  
 اعجاز کو کاش تو نے دیکھا ہوتا  
 سقراط کا چوم کر دہن میں نے کہا

ناطق کی فسل جن کے ساتھ لگی

حیوان کی ارتقا ہوئی جب پوری

نوع انسان کی گرچہ صفیں میں بہت  
شاعر بے شک حکیم سے ہے افضل  
از روئے فضل چاران میں ہیں بڑی  
ادونوں سے ولی بڑا ہے اور اس بنی  
فرد الافراد انبیاء ہے امی

انسان کی ارتقا میں جب بحث ہوئی  
جب بات نہ بن سکی تو کیشی شہ دی  
گھبرا گیا نیشے دلیلوں سے مری  
شاطر تری قدر کس نے جانی پوری  
میں نے کہا ہرگز نہیں ہو واس کی  
دیتا ہے داد عقل اول میری  
تو مان لے منظر ہر اتم ہے امی

ہیں نوع بشر میں کچھ صفات ملکی  
ہیں ناول و تاریخ میں شکلیں ان کی  
کچھ حیوانی ہیں اور کچھ شیطانی  
کیسی کمزورہ اور کیسی پیاری  
ان سب کی نمائش ایک ہی وقت ہوئی  
اتیرے صدقے سے یاحسین ابن علی

برنج میں یہ فرما دے شیریں نے کہا  
یولادہ تو بہ تو بہ بکٹی ہے کیا  
دیکھا کیا رنگ خون تیرا لایا  
ہے چاک نامہ رسالت کی سزا  
شیریں مرجھا گئی تو دی میں نے صدا  
نادان نہیں عشق مجازی کو بقا

مجھ سا نہ کوئی بھلا نہ مجھ سا ہے بُرا  
خود کش ہے خودی کش ہے کوئی میر سوا  
جب بریل و عزرایل نے بھی یہ مانا  
یار بتری مخلوق میں ہوں بے ہمتا

ناخن ہے کہاں کہاں ہے چشمِ بینا  
 میزبانِ عقل میں نہیں تل گستا  
 دونوں ہیں اگرچہ آدمی کے اعضا  
 حیوانِ مٹی کے ساتھ کرمِ امعا  
 توحید مٹاتی نہیں فرقِ اعیان کا

توحید وہ اسلام کی وہ حفظِ حدود  
کس دین میں کس فلسفہ میں ہے مہود  
جبریل کو صرف کیوں گئے بھول ہنود  
ایک دہر کا رہنا نہیں اُس کا وجود  
حالانکہ ہیں اور تین ان کے معبود

آدم کی بکا اور تھی داؤد کی اور  
سجاد کے آنسوؤں کا ہے رنگ جدا  
ماتے نہیں یعقوب سے یحییٰ کے طور  
اور گریہ حسانہ بھی ہے قابلِ غور  
گردوں کا جو راسخِ عشق کا دور

مقصود بقاے نوع ہو تب کو اگر رکھ جنگ و ولادت کی ضرورت پر نظر  
 پردے سے ضرور نکلے عورت باہر انساں جو بنے جنم بد لکر محسّر  
 الفاظ میں مختصر معانی ہے مر

گاندھی وسیل اور بوس ٹیگور دنیا میں کم و بیش ہیں چاروں مشہور



پچھلے دونوں بہت جینے لیکن | شاعر کی حیات ہوگی ممتاز ضرور  
ہے فیض سے زندگی کا رقبہ معمور

میں ہوش رہا حضرت باطن کے کمال | ہر نظر خود جمال خود ضد جمال  
ہر لحظہ ہے دل کو حسن کا شوق وصال | اور ظاہر و باطن کے قویٰ ہیں دلال  
تفصیلِ نظامِ کن کا یہ ہے اجمال

اُنے والی ہے موت سب کو ہے یقین | بحث اس میں ہے وقت ہے معین کہ نہیں  
دہری لے مانتا ہے مومن اس کو | اصوفی کرتا ہے وقت کی بھی تعین  
رانے کر نہاں بود بھن است نہیں

طالعِ حتم بود و مہ در سرطان | در سنبہ تیر است با مہر قراں  
برجیس بہ قوس و زہرہ اندر میزاں | اتوبہ دلو اندر اس و ترک دہقاں  
شکر یزدان کنم عیاں را چہ بیاں

اردو کرتی ہے دمبدم شکرِ الہ | کہتی ہے کہ آیہ فحْدِث ہے گواہ  
سلطانِ علوم ہے مرا شاہنشاہ | اور ہے شاعرِ مراحق آگاہ  
میرا سن ہے اب ہند کا قبلہ واللہ

شاطر ہے خدا گواہ شاہیں نبیؐ  
جس کے زبانِ حال ہو عرضِ مری  
ایسا نہیں شاہ اس زمانے میں کوئی  
لے لے مری عمر رفتہ لے لے اپنی  
رحمنؑ کے احسان کی یہ ہے مستی  
شرمندہ ہے شاطری سے خود شانِ کئی

دل میں مرے نورِ معرفت ہو پیدا  
دارین میں سرخرو رہوں اور سرسبز  
امراضِ جسم و جاں سے حاصل ہو شفا  
معصومہ و عاہرِ شہیدین دعا

سقراط کو اللہ اللہ معلوم نہ تھا  
بے ہادی و حی نادر کو سمجھا نور  
کیا چیز ہے خود کشتی شہادت ہے کیا  
شاطر ہے غلامِ خاصِ آلِ عبا

غالب گوا اپنے رنگ میں ہے یکتا  
اعجازِ الہام وہ کہاں سے لاتا  
گوا اِس کا کلامِ سحر ہے بائبل کا  
شاطر یہ ہے لطفِ خاصِ غوثِ وزہرا

رکھی مرے سر پہ تو نے اپنی کیفِ پا  
پابوس کا خواب میں بھی اعزاز ملا  
مرقد میں قدم کو تیسرے نے چوما  
مجھ سا بندہ ہو اور تجھ سے آقا

گر نفس کو جانا تو خدا کو جانا  
ہے قیدِ خودی خوف و غم و روسی  
بھو لا جو خدا کو نفس کو بھی بھو لا  
یوسف ہے تو زنداںِ کُلِ تخت پہ آ

بجز نقلِ خطِ جبیں عملِ نامہ ہے کیا | پندِ اربو وجود نے خطا کا ر کیا  
منسوب بحق ہیں قول و فعلِ غرنا | اصحابِ کہف کا مقلب ہے خدا

بیگانہٗ رشدِ رشد کا ہے بیٹا | پور سینا نہیں ہے طورِ سینا  
برعکس نہ نامِ زنگی کا فوٹا | رازی کے لقب کا راز کیوں اب سمجھا

وہ منفرد بن گیا جو حادثہ تھا | طفرہ جو کرے زاویہ حیرت ہے کیا  
دیکھا نہیں کاربن کو سیال کبھی | نابالغ پیر کو تو اکثر دیکھا

فرعون تجھے آنانے مقہور کیا | منصور اسی آناسے منصور بنا  
جبریل بھی عشق ہے عزیزِ یل بھی عشق | کیا رازِ شگرف مجھ سے صنعاں نے کہا

وہ چشمِ ظہور یہ سویدِ خفا | وہ سب سے بڑا اور یہ سب سے چھوٹا  
ایم ہے ادھر شمس ادھر بیچ میں میں | اطراف کی قیمت میں خودی ہے نہ خدا

شاطر سے یہ سیارہٗ اوئے پوچھا | کیا یاں بھی نہو گا کوئی تجھ سپید  
بے ساختہ اس نے کہا چاہے جو خدا | ہر ذرہ کائنات ہو شاطرِ زرا

پیری و مرض درد ہیں اور موت دوا | آئندہ اس کو کہو تو وہ ہیں سوڈا

شر سے شر مل کے خیر بن جاتا ہے | میں سبقتِ رحمت کے کرشمے کیا کیا

دہری بیشک ہے عقل کا تو پتلا | اک آن میں راز دہر کا کھول دیا  
کیا کچھ بھی نہیں مایہ و جنبش کے سوا؟ | اک بجت یہ حق و حُسنِ نیکی میں کیا؟

پیدائشِ زندگی فنا اور بقا | چاروں کے واسطے ضروری ہے خدا  
شاہِ طر کے دل و داغ کا ہے فتویٰ | انسان کی فطرت پہ ہے مذہب کی بنا

دریا سے نمک نکالنا ہے جھگڑا | دولت کی تلاش میں سر اپنا نہ کھپا  
سچی بے سود میں جو آتا ہو مزا | سُن پارے میں ہے ریڈیم اور سونا

دنیا والوں کی جانتا ہوں عادت | مر جانے کے بعد کرتے ہیں یہ عزّت  
دُھارس مجھے دے رہے ہیں اللہ میں | اِسیٰ و حسین کی ہے کسی شفقت

کچھ لوگ ثنا گریں ترے ابنِ سعود | کچھ لوگ سمجھتے ہیں تجھے نا مسعود  
کیا ہے توحید پوچھ بوی کجی سے | ابوا دم لذات کا جس وقت ورود

فانی اوٹان کا تھا قاروں عابد | مجنوں تھا حسنِ عارضی کا سا جاد  
دونوں کے غلام ہیں جہاں میں لا کھوا | ہے ربِّ مرا رحمن و مہیئل و واجد

موسس کرتے ہیں بنی سے استعداد | بر آتی ہے آصف سے سلیمان کی مراد  
معلوم ہے بدو غالب بلعم کا اثر | اکس عین میں کچھ خاص نہیں استعداد؛

جب صفر کی قوت کو پہنچتے ہیں عدد | کھودیتے ہیں فرق نسبتی بن کے احد  
تمشیل سے بھی درست ہے استدلال | شاطر نے نیستی سے لے تو بھی مدد

شاعر تھے انبیاء صحابہ شاعر | تھے فن شعر میں ایسے ماہر  
اللہ کے سیکڑوں ولی شاعر تھے | شاعر تھے جناب شیخ عبد القادر

ہر عہد نے تسلیم کیا اس کا وقار | شاعر کے فضائل میں ہیں اخبار آثار  
ہر سورہ کا سرنامہ ہے اک مصرع تیز | اللہ رے معراج سخن کا اظہار

اغجاز ہیں ارتقا کے کس سے ظاہر | جبریل سے پوچھ کیا ہے اصلی شاعر  
مانی سقراط بار بے سسرو قیس | اکس کو دعویٰ نہیں کریں ہوں شاطر

ہے دام ہو او حرص میں نفس اسیر | اسرار حیات سے ہے جاں لب پیر  
امراض ہیں جمع البقر اور استسما | کافی ہیں دم اکب و لب نان شعیر

زال دنیا کی غوب دیکھی تصویر | کیا سر دہے اب دل پر مرے وہ پیر

اگلیں جم بھی کاسے سائل ہے | اگیارات تھی کیا خواب تھا اور کیا تعبیر

دہریت جگر فگار از دہرہ دہرہ | درساغز اور بختہ شد زہرہ زہرہ  
از نشہ نشاتین اور اچہ نشاط | ابہرامی بابائے بہرہ بہرہ

کہتا ہے عطار و نہیں کھلتا یہ راز | کیوں چرخ اثیر کو زمیں پر ہے ناز  
شاید اب بھی وہاں ہے کوئی شاعر | اصحاب الہام اور صاحب اعجاز

رحمن کی نعمتوں سے پر ہے آفاق | ہر چیز میں حسن ہیں ہے چشم شتاق  
جنت یللاق اور دو نغ قشلاق | اللہ سے دلدادہ رحمت کا مذاق

آسمانیں واللہ بلانے سے عشق | جاتا نہیں زہر اچھلانے سے عشق  
کہتی ہے عقل ہے یہ کیسا بدست | ارکتاب ہے نہ آنے سے نہ جانے سے عشق

وہ درد جو تھا بتوں کو بعد رسول | وہ داغ علی کو دے گی تھیں جو بتوں  
صدقہ دونوں کا مجھ کو ملے یا رب | وارث امت ہے ظلم اور چہول

سائنس کی فکر میں ہے گرگہ کمال | منطق ہے فلسفی کی کڑی کا جال  
اڈنگن بھی ہے اب قیامت کا مقرر | سمجھا ہے اسکو انٹرپرائی کا مال

شاطر سے سنو عشق و ہوس کی تمثیل | یہ آتش نرود وہ گلزارِ غلیل  
گوسالہ سامری ہو کیونکر وہ طفل | اتھی جس کی زباں عصمتِ یوسف کی دلیل

ہر دم ہے تجلیاتِ اسماء کا نزول | لیکن کوئی مستعد بھی ہو مہر قبول  
پیدا ہوئی جب زمین میں استعداد | شاطر میں کیا روح عطار دے طول

اسما کو ظہور میں تعطل ہے محال | یعنی متحد ہیں داماد امثال  
مغرب پہ کو انٹم تھیوری سے کھلا | اشراقِ جہاں نامے صوفی کا حال

باطل ہے اتحادِ باطل ہے طول | حق کیلئے ثابت ہیں تجلی و نزول  
والشمس کی میں کھا کے قسم کہتا ہوں | اقرآن سے مانو ذہن صوفی کے اصول

ایتھر میں خلا نہ تو حرکت ہے محال | معدوم ہو ایتھر تو ہے باقی اشکال  
ہم دیکھتے بھی ہیں آنکھ بھی ہے محفوظ | اس راز کو سمجھ عقل کی کیا ہے مجال

سچ ہے کہ نہیں سنتِ حق میں تبدیل | مانا کہ مظاہر میں ہے ربطِ تعلیل  
گھٹتا بھی ہے بڑھتا بھی، سہری سے آب | افطرت کے قوانین کی کیا ہوتے تشکیل

بلکافتہ سینہ قلم نوکِ صام | تجادہ زبر جیسے ربودہ بہرام

نیشِ عقرب کمانِ زور میں بشکست | اما ہی را گر برہ در آورده بدام

برقی ذرات صورتِ دل تھے تپاں | یعنی تھی جستجو بے کمالِ انساں  
اعدادِ محمد اور عناصر ہیں ایک | یعنی ہے وہی مقصدِ تخلیق جہاں

کالج کا نہ مدرسہ کا ہے کچھ احساں | پھر بھی ہوں مغزِ فقہ و جانِ عرفاں  
فہمِ ام الکتاب اور بیچِ دماں ! | اُمّی کا معجزہ ہے عبد الرحمن

کس طرح سلامت رہیں نفس و دل و جاں | جہل و شہوت کے دام میں ہے انساں  
دامن کو بنی کے تھام دامن ہے یہی | معصوم سے دور ہیں خطا و نسیاں

معدوم ہے شاطر اور موجود ہوں میں | مشہود ہوں مقصود ہوں معبود ہوں میں  
میں علم ہوں میں حیاتِ یق قدرت ہوں | میں عشق ہوں میں حسن ہوں اور جود ہوں میں

اب ہے یہ فزکس اور ریاضی کا بیاں | محصور نہیں گوشتِ تن ہی ہے مکاں  
ہے کوئی جو امریکہ دیورپے کہے | اشاطر سے سنو رازِ مکاں سترِ زماں

مخدوم کو خادم پہ نہیں فوق نہیں | ہیں اس کے مصدق آسمان اور زمیں  
کیا یوسف داؤد نہیں حاملِ وحی | کیا شاہِ رسل نہیں خدیجہ کا امین



ہے موت سے بے خبر جو انسان نہیں | بے بہرہ ہے وحی سے مجھے کان نہیں  
اُمینہ نیستی کا سیلاب ہے عشق | جس ذرہ کو دل نہیں اُسے جان نہیں

لے ختمِ رسلِ فداک اُمی وابی | تو سب سے بڑا منظرِ اسمِ ہادی  
کس نے پائی ہے یہ فضیلت تیری | تیرے درِ یوزہ گر کروروں میں ولی

انسان سے بڑھکر نہیں محتاج کوئی | محتاجِ تعالٰی و تصاحب ہے یہی  
محتاجِ اساتذہ ہے محتاجِ بنی | ظاہر ہے کہ طفلی میں ہے محتاجِ ولی

لے آئے اندری بھی تیری دیکھی | اب دیکھ رہے ہیں شانِ ابراہیمی  
برنائی و پیری پہ ہے منت تیری | تو خوابِ ناز تو اذانِ سحری

ایمان کی قابلیتیں ہیں مخفی | اور ہے صحبت میں شانِ مقناطیسی  
ہیں مریم و جبریل و ان و دانش | باروت و زہرہ نفس اور چالاک

عاشق سے جدائی نہ عزت ہے یہی | معشوق سے صحبت رہے رات ہے یہی  
دونوں رہیں تیرے ساتھ جنت ہے یہی | دونوں کا فراق بس قیامت ہے یہی

نکرو حیرت پہ فلسفہ ہے مبنی | سائنس قیاس و تجربہ سے ناشی

اسلام روایت و درایت کا طور احساں عشق و یقین کا شور آ رہی

منکر کو بھی مومن کو بھی پینا رخ و خوشی | یہ صبر و شکر اور وہ فکر و شیخی  
دو دنوں کو اجل کیسے پہنچ رہی ہے ہر دم | خوفِ اس کا اچھل رہا ہے امید اس کی

### فرتاب خیال

ناظم ہیں سیکڑوں ہزاروں نقال  
ہر عمر میں ہر شہر میں شاعر کا ہے کال  
شاعر ہے جو ہوشور سے مالا مال  
محموس ہو جس کو نبضِ فطرت کی چال  
ابداعِ معانی میں ہے شاعر کو کمال  
شاعر کا دم بہارِ فردوسِ جمال  
شاعر کی زبان موجبِ آبِ لال  
احساس اور اکٹوں میں مستِ نوال  
نفعِ حکماء وعدہ بہ پیغامِ خیال  
کیا خوب کہی طیبِ شاعر کی مثال  
سلطان کو ظاہری حکومت کچھ سال  
شاعر کو کیا رکھن میں ہے کمال

یہ سنگ ہیں وہ عقیق یا قوت اور لال  
یہ کیوں نہوجب دہر میں ہے قحطِ جمال  
جس سے روح القدس کے ظاہر ہوں کمال  
آئینہ ہو حالِ ماضی و استقبال  
شاگردِ بدیع کا ہے وہ فرخِ خال  
شاعر کا قلم نشترِ قیفالِ خیال  
شاعر کا بیان حکمت و سحرِ حلال  
شاعر ہے نگیسادِ زرتشتِ مقال  
فیضِ شعرا بوسہ بہ ہنگامِ وصال  
یہ کوہِ نور ہے وہ انجن کا زغال  
شاعر کو علی الدوام تسخیرِ رجال  
شاعر کی سیمیا ہے حیرتِ مثال

اک آن اھکی نہ نور کے لاکھوں سال  
 شاعر کا نفس دم سیما کا ہمال  
 شاعر کا قال خونِ منصوٰر سے لال  
 ابن عباس کے ہے جامہ میں بلال  
 دنیا نظر آتی ہے اسے وہم و خیال  
 ہوتا نہیں وہ تیغ کے آگے بھی ہال  
 کیا ظلم ہے اس کو کبر سمجھیں جہال  
 کملی اس کی ہے اطلس چرخ کی شال  
 شاعر کا دثار ہے اگر صدقِ مقال  
 فیض جاری کو اس کے کیا خوفِ زوال  
 شاعر کا قلب ذروہ طورِ جلال  
 ہے جدتِ ذوق و نفع سے مالا مال  
 لاتا ہے نیا پیام عقلِ فعال  
 ہیں جن میں پانچ فائزِ عرشِ کمال

زور پر جبریل ہے شاعر کا خیال  
 شاعر کے قلم میں قنفذِ حشر کی چال  
 روئی کی نئے سے پوچھ شاعر کا حال  
 دل میں عشق اور زبان پر استدلال  
 شاعر کی نظریں پہنچ ہیں ال و منال  
 اللہ کے شانِ بہت و استقلال  
 خود داری شرک سوز ہے اس کا کمال  
 بخل و طمع و رشک نہیں اس کے خصال  
 شاعر کا شعار ہے خلوصِ اعمال  
 الیاس و خضر کا ہے شاعر ہم سال  
 شاعر کی نگاہ ہے زینتِ کائنات  
 تسنیرِ دل و دماغ شاعر کا کمال  
 کرتی ہے اس کو حکمتِ حقِ ارسال  
 اردو شاعر ہیں بس بفضلِ فضال

آنفل فاعل فعیل فاعل افعال

باقی ہیں میسمشین حایم اور دال

اگر وہ میں ہے زباں پہ میں رب ہوں ترا  
 غالب ہو کر پڑی تو لا اوری تھسا  
 خالی ہوا نم تو ہو کا نعرہ مارا

کہتا ہوں کبھی خوف میں تو رب ہے مرا  
 یاؤں ہوا تو شیر انکا ر کیا  
 پی لی تھوڑی سی جب تو منصوٰر بنا

کیا گن مجھ کو دیکھ لیتا ہے مرزا

**OSMANIA  
UNIVERSITY  
COLLEGE LIBRARY.**

- (1) Books drawn from the library by College Members of the Library.
- (2) Students of Intermediate, B.A. and B.L. (or L.L.B.) classes may draw more than two, three and five volumes respectively. They may be retained not longer than one month.
- (3) Books may be retained not longer than two weeks.
- (4) No book will be retained at the discretion of the Librarian if they are actually brought to the library building.
- (5) A fee of one anna will be charged for each day for each volume that is not returned to the library on the day due. The borrower's responsibility for the loss or injury of the book will be held until the payment is made.
- (6) No mark either in ink or pencil should be made on any part of the book.
- (7) No reference will be made to the library by any person who has borrowed a book.
- (8) No reference will be made to the library by any person who has borrowed a book.







اے میرے دوست! میں نے تجھے  
 جو کچھ کہنا ہے وہ سب  
 اس کتاب میں لکھ دیا ہے  
 تاکہ تو اس سے فائدہ  
 لے سکیں۔ یہ کتاب  
 میری طرف سے ہے  
 جو میں نے تجھے  
 دینا چاہا ہے۔  
 اس سے تم کو  
 علم حاصل ہوگا  
 اور تم کو  
 اللہ کی رضا  
 حاصل ہوگی۔  
 آمین۔









